کلیاتِ آریہ مسافر

(اس میں)

ahamdimuslim.de

سوَرگباشی شریمان ہیر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی جملہ ۳۳ کتابیں مفصلۂ ذیل

۱ تاریخ دنیا - ۲ ثبوت تناسخ - ۳ سری کرشن کا جیون چرتر - ۴ ستری شکشا - ۵ ستری شکشا کے وسائل - ۶ نمستے کی تحقیقات

۷ مردہ ضرور جلانا چاہیئے - ۸ پتت اُدھارن - ۹ دھرم پرچار - ۱۰ پوران کس نے بنائے - ۱۱ دیوی بھاگوت پریکشا

۱۲ مورتی پرکاش - ۱۳ عطر روحانی - ۱۴ سانچ کو آنچ نہیں - ۱۵ رام چندر جی کا سچا درشن - ۱۶ کرسچین مت درپن

۱۷ صداقتِ الہام - ۱۸ سچے دھرم کی شہادت - ۱۹ نجات کی اصلی تعریف - ۲۰ صداقتِ رگوید - ۲۱ مسئلۂ نیوگ -

۲۲ صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج - ۲۳ تکذیب براہین احمدیہ جلد اوّل - ۲۴ ایضاً جلد دوم - ۲۵ نسخہ خبطِ احمدیہ - ۲۶ ابطالِ بشاراتِ احمدیہ

۲۷ رسالۂ جہاد - ۲۸ اظہارِ حق - ۲۹ تحفۃ الاسلام - ۳۰ راہِ نجات - ۳۱ صداقتِ دھرم آریہ - ۳۲ ردِّ خلعتِ اسلام - ۳۳ آئینۂ شفاعت

شامل ہیں

حسب الحکم شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منعقدہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

مہاشے کیشب دیو منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک ہردوار نے

باہتمام صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کی مطبع مفید عام لاہور میں [illegible]یا

ahmadimuslim.de

ملنے کا پتہ

مہاشے کیشب دیو منیجر ستیہ دھرم پرچارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۶ - بکرمی سمت [illegible] - عیسوی سنہ ۱۹۰۴

یافتہ چون ظاہر مے شود کہ این آیتے در حق این کتاب قدیم است۔ سورۃ الواقعۃ انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون تنزیل من رب العالمین (یعنے قرآن کریم در کتابیست کہ آن کتاب پنہاں است۔ و ادراک نمیکند مگر کسیکہ مطہر باشند و این نازل شدہ است از پروردگار عالمیان) و از لفظ مکنون صریح معلوم مے شود کہ این آیت در حق توریت و انجیل و زبور نیست چراکہ آن پوشیدہ نیستند۔ و از لفظ تنزیل ہمچنان ظاہر مے شود کہ در حق لوح محفوظ ہم نیست چون انکہ کہ معنے سر پوشیدگی ست اصل این کتاب ست و معنے آیۃ بائے قرآن مجید بعینہ درآں یافتہ مے شوند۔ پس بہ تحقیق پیوستہ کہ کتاب مکنون این کتاب قدیم باشد" +

اے ناظرین! وید مقدس کے ادھیان کے ادھیا تو حید سے بھرپور ہیں اور بہتان اور قصہ جات سے مبرا۔ یہاں پر مقابلہ کرنے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ خود مسلمان موحد کے قول سے ثابت ہو چکا ہے۔ مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گزارش ہے کہ آدم و حوا و شیطان و عیسےٰ و نوح و ابراہیم و یوسف و لوط و لقمان و سکندر و اصحاب کہف و یاجوج و ماجوج وغیرہ ذکر یا عیسےٰ و مریم و انبیاء صاحب کے تاریخی امورات و جنگ و جہاد و سامری و بلقیس و بہشت دوزخ و بہشت کی نہروں کا حال حور و قصور و غلمان و خیرات و زکوٰۃ و حج و احرام و سنگ اسود و نکاح و متاع و حلال و حرام و قربانی وغیرہ کے قصے کہانی نکال کر باقی کو اپنے بھائیو! اگر آپ انصاف سے مطالعہ فرماویں گے تو بخوبی جان جاویں گے کہ کسقدر الٰہی تعلیم باقی ہے +

ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا

بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے ہر چند غور و فکر سے دیکھا گیا۔ کوئی ضرورت الہام قرآن کی پایہ گمان نہ پہنچی۔ جسکا کہ ثبوت و اطمینان۔ سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف سے ثابت کرے جو وید مقدس میں نہ ہو تب ہمیں بھی موقعہ کلام کا ہو۔ اور علاوہ بریں یہی باتیں یا اس سے عمدہ باتیں قرآن سے پہلی کتابوں میں موجود ہیں۔ پس اس بات سے تو کسی کو انکار نہیں کہ ان پہلی کتابوں سے وہ باتیں قرآن سے نہیں چرائیں بلکہ فریق ثانی کے ذمہ یہ الزام ضرور ہے جس سے اُس کی راستی و الہامیت طرہ کا غور ہے۔ اگر قرآن میں کوئی بات ایسی ہے جو نا معلوم یا معدوم ہو تب الہام ہونے کی ضرورت کا مفہوم صحیح ہو۔ کسی طرح الہامی نہیں ہو سکتا الاسلام تحت السیف دلیل کا آپکے ہاں کلام نہیں۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ السیف اس الاسلام نہیں۔ قرآن کو دلیل قاطع سے قطعی اجتناب ہے اسی واسطے کمزوری کے وقت لکم دینکم ولی دین کا خطاب ہے۔ جو نسبت حقیقی چاند کو بادہ تخت سے ہے۔ وہی نسبت وید مقدس کے ساتھ مصنوعی الہام کو جس طرح بار بار سورج کے بتانے کی ضرورت نہیں جس طرح روز روز روشنی زمین پر گرنے کی حاجت نہیں اسی طرح ایک ہی دفعہ کامل گیان لا تبدیل لکلمات اللہ جو کبھی تغیر و تبدل میں نہیں آتا۔ یعنے وید مقدس پرماتما نے ہدایت عام کیواسطے نازل فرما دیا۔ اب باوجود ہونے آفتاب کے اگر کوئی آنکھیں بند کرلے تو آفتاب کا قصور نہیں بلکہ اس متعصب کو بصارت کی ضرورت نہیں +

+ الحمد رام موہن رائے صاحب بانی برہمو سماج کی رائے منقول از رسالہ تت بودھنی سبھا کلکتہ مطبوعہ ۱۸۸۵ء کتنا طرح صوبہ سطر ۱۹

دو میں یقین کرتا ہوں کہ ان باتوں کے مطالعہ سے آپ کو یقین ہو جاویگا کہ وید میں نہ صرف علم روحانی طب۔ اسلحہ راتوپ۔ بندوق۔ تلوار۔ تیر وغیرہ ہی ہے بلکہ ان میں اخلاق و نیچرل فلاسفی اور تمام علوم و فنون کا بھی بیان ہے چنانچہ تمام علوم جنکا مختلف ست شاستروں میں بیان ہے صرف ویدوں سے اخذ کیے گئے ہیں ""

احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر رہنا

احقاق حق میں جس قدر قرآن کریم نے زبان ہے اسی قدر ابطال باطل میں بھی وہ قاصر البیان ہے۔ سات آسمان اور سات زمینوں کا ہونا۔ زمین کے اوپر پہاڑوں کو بمنزلہ میخوں کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے سورج کا چشمہ دلدل میں ڈوبنا چاہ بابل میں ہاروت و ماروت کا قید ہونا چشمہ ہائے دودھ و شہد و شراب کا بہنا سلیمان کے وقت جانوروں کا بولنا وغیرہ حق کے ظاہر کرنے سے قطعی پرہیز ہو رہا ہے۔ ورنہ اہل عالم و ماہران تواریخ و ہیئت و جغرافیہ ان کی زبردار تردید کر رہے ہیں۔

اسی طرح ابطال باطل میں بھی چشم حق دور ہے۔ اور کہیں بھی روشنی نہیں بلکہ ہر طرف شب دیجور ہے +

بیت اللہ مکہ کی طرف سجدہ کرو۔ وہی خانہ خدا ہے۔ اس کی طرف سے پھر کر سجدہ کرنا ناروا بلکہ گناہ و خطا ہے۔ حج و طواف سے صواب بلکہ گناہ دور ہونے میں چاہ زمزم کے منبع نہر ہائے جنت کے سوتے ہیں۔ آب زمزم دل سے گناہوں کے سیاہ داغ دھوتا ہے۔ اور حجر الاسود کی تعظیم و بوسہ سے گناہ معاف اور سینہ پاک ہوتا ہے۔ احرام کعبہ و زیارت مدینہ سے دل کی نورانی ہے عمرہ کے دوڑنے وجا فور کشی یعنے قربانی سے رضا جوئی ربانی ہے اسی طرح وصال حوران انار پستان و غلمان لالہ رخان کا عملی پیرا ظہور ہے۔ جن کے ہاتھوں سے اہل جنت کو جام ہائے شراب طہور پلانا کا دور ہے کیوان کے بت حجر الاسود کی تعظیم کو نہ مٹایا سجدہ آدم کا ہمارے حکم فرمایا۔ بر خلاف ابطال باطل کے بیچارہ تردید کرنے والے کو لعنتی ٹھہرایا۔ شق القمر کی سحر آمیز تعلیم۔ عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا وغیرہ ابطال باطل کی بالکل کوشش نہیں کیگئی۔ اور صفات بت پرستی کی بنیادی دیواریں (تعلیمیں) موجود و مشہور ہیں۔ نہیں معلوم کہ باوجود اس قدر اندھیر کے مرزا صاحب کس طرح در النادر کا معدوم کا اشتہار دیکر کہتے ہیں کہ در براہین الاحمدیہ و نبوت المحمدیہ کا ثبوت ہے۔ اور پیچ در پیچ عربی الفاظ میں طوالت عبارت سے کاغذ سیاہ کر قرآن کے الہامی ہونے کا لچروں کو مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ جو سراسر محال بلکہ دور از خیال ہے۔ افسوس کہ مرزا صاحب اس کی توحید کو فلسفی مباحثوں سے بر تبلاتے ہیں۔ اور ثبوت سوائے گالی گلوچ کے کچھ بھی نہیں دکھلاتے۔ یعنے دونوں کتابوں کی توحید اور بیان کردی اور ہر ایک کی تعلیم و تردید بہ عیاں +

مرزا صاحب ناشناعہ ہی سے قرآن کی فلاسفی ثابت کرتے ہیں اور مقابلہ مجادلہ میں قدم دھرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ حق کو ان باتوں سے نفرت ہے۔ اور راستی کو بدزبانی سے عداوت +

اب ناظرین خود ہی انصاف کریں کہ قرآن اور وید میں سے کون عبارت و معنی میں کچا اور ناتمام ہے۔ کون توحید کے پھیلانے اور شرک مٹانے میں کمزور اور خام ہے۔ موسیٰ کو آگ کے سامنے کس نے سجود کرایا ہے۔ اور ابراہیم کا سورج کو کس نے خالق و رب ٹھہرایا ہے۔ آگ۔ چاند۔ سورج اور ستاروں کو بذاری کون بتلاتا ہے اور فرشتوں کو رب النوع کون ٹھہراتا ہے مگر مرزا صاحب جب سنسکرت سے محض ناواقف ہیں تو ان کا ویدوں سے بدگمان ہونا جہالت کا نشان ہے۔ افسوس کہ جب وہ خود تسلیم

ahmadimuslim.de